ایوانِ بالا (سینٹ) میں شریعت بل کا معرکہ

- بل کی تشہیر کے بعد حکومت کی ذمہ داریاں

سینٹ سیکرٹریٹ کی رپورٹوں کے حوالے سے

- محرکِ بل مولانا سمیع الحق کے خدشات اور اندیشے

اِن دِنوں ملک بھر میں شریعت بل اور تحریکِ نفاذِ شریعت کا چرچا ہے۔ کراچی سے پشاور تک شریعت بل کے سلسلہ میں دستخطی مہم عروج پہ پہنچ چکی ہے۔ ۱۴ مارچ ۱۹۸۶ء کو ملک بھر میں شریعت بل منظور کرنے اور بلا تاخیر اس کے نافذ کر دینے کے سلسلہ میں بڑے بڑے جلسے ہوئے، جلوس نکلے بعض مقامات پر شریعت کے پروانوں اور شریعت بل کو منظور کرانے کا مطالبہ کرنے والوں پر لاٹھی چارج ہوا اور گولیاں بھی چلیں، گلگت میں ایک عالمِ دین مولانا عبدالشکور مطالبۂ نفاذِ شریعت کے جرم میں پولیس کی گولی کا نشانہ بنے اور شہادت حاصل کی اور ان کے کئی ایک رفقاء بھی زخمی ہوئے

شریعت بل کو سینٹ میں پیش ہوئے دس ماہ کا عرصہ ہو چکا ہے۔ محرکین بل مولانا سمیع الحق اور قاضی عبداللطیف اور ان کے رفقاء نے جس خلوص و اعتماد اور جس حسنِ ظن سے یہ بل اسلام کے نام پہ وجود میں آنے والے ایوان میں پیش کیا ۱۰ ماہ کے بحث مباحثے حکومت کے رویّہ اور اکثریتی پارٹی کے لیت و لعل سے حکومت کے تیور بھی پڑھے جا سکتے ہیں۔ حیرت اس پر ہے کہ ایوان کے کرنے کا جو سب سے پہلا کام تھا اسے سب سے آخر میں بلکہ ٹالنے اور التوا میں ڈال دینے کی کوششیں کی جا رہی ہیں۔ آج نظامِ شریعت کو ہندوؤں اور انگریز سے نہیں بلکہ اسلام کی دعویدار اور محبت کا ڈھنڈورا پیٹنے والوں سے گلہ ہے ؎

اغیار کی جفائیں تو زخمی نہ کر سکیں
احباب کے خلوص کے مارے ہوئے ہیں ہم

شریعت بل کی تشہیر بھی ٹالنے اور نظامِ شریعت کو مزید پیچھے کی طرف دھکیلنے کا ایک حربہ ہے۔ یہ بھی دین کی اپنی کرامت ہے اور نظامِ شریعت کا معجزہ کہ بہت سوں کے اور بڑی بڑی ذی اثر شخصیتوں کے نہ چاہنے اور بعض مؤثر سرکاری حلقوں کی شدید مخالفت کے باوجود شریعت بل بطور ایجنڈا بحث کیلئے منظور کر لیا گیا۔ مگر اس کے باوجود اسے بے دست و پا کرنے حلیہ بگاڑنے اور دبا دینے میں کوئی کسر نہ چھوڑی گئی ——— ایوان میں نظامِ شریعت شریعت بل کی مظلومیت کا اندازہ سینیٹر مولانا سمیع الحق کی اس تحریک التوا سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے جو انہوں نے

۱۰ر دسمبر ۱۹۸۵ء کو ایوان میں پیش کی اور کہا :

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ جناب چیئرمین صاحب ! میں تحریک التوا پیش کرتا ہوں کہ حسب ذیل مسئلہ کو جس سے نہ صرف میرا بلکہ پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے زیر غور لایا جائے ۔ سینٹ میں میرا اور قاضی عبداللطیف صاحب کا پیش کردہ شریعت بل قواعد کے مطابق سٹینڈنگ کمیٹی کے سپرد کرنا چاہیئے تھا اور ضوابط کار سینٹ کی دفعہ ۱۶۴ کے تحت کمیٹی کو اس بارے میں تیس دن کے اندر اپنی رپورٹ ایوان میں پیش کرنی چاہیئے تھی ۔ اب جبکہ ایسا نہ ہوسکا تو ضوابط کار کی دفعہ ۸۳ کے تحت حکومت نے اس بل کو خود ایوان میں پیش کرنا تھا جبکہ تقریباً تین ماہ کا عرصہ گذرنے کے باوجود نہ تو رپورٹ آئی اور نہ حکومت نے اب اسے پیش کیا اس طرح دفعہ ۱۶۴ اور دفعہ ۸۳ کی صریح خلاف ورزی سے نہ صرف میرا بلکہ پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ۔"

اپنی تحریک التوا پر ایوان میں تقریر کرتے ہوئے مولانا سمیع الحق نے کہا :

میں شریعت بل کے پیش کرنے کے بعد سینٹ کے قواعد اور دفعات کی اس قدر صریح خلاف ورزی سے ۔اس حقیقت کو سمجھ رہا ہوں حالانکہ یہ مسئلہ بھی ایسا ہے جو کہ بہت حساس اور نازک ہے ۔ اس شریعت بل پر پورے ملک کی نگاہیں لگی ہوئی ہیں ۔ تو اس کے بارے میں اتنی بے اعتنائی یہ پورے مسلمانوں کے جذبات کے ساتھ کھیلنا ہے ۔

مولانا سمیع الحق صاحب کو بھی یہ کوئی نیا تجربہ نہیں ، اس سے قبل بھی مجلس شوریٰ اور مسٹر بھٹو کے زمانہ میں اپنے والد محترم شیخ الحدیث مولانا عبدالحق ایم ۔ این ۔ اے کے ساتھ وہ اسمبلیوں کی کارروائیوں اور امریکہ کے اشاروں پر ایمان رکھنے والوں کو پرکھ چکے ہیں مگر اس کے باوجود بھی ایوان میں حق کی شمع جلائے رکھنا اپنا فریضہ منصبی سمجھتے ہیں اور واقعہ بھی یہ ہے کہ علماء کیلئے حق منوانا فرض نہیں ، حق پہنچانا فرض ہے ۔ ختم اللہ علی قلوبھم ۔ (اللہ نے کفار کے دلوں پر مہریں لگادی ہیں) کے باوجود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تبلیغ حق کے فرض سے پیچھے نہیں ہٹے اور اپنے چچا کو مرتے دم تک ، کان میں بھی حق کی آواز اور اسلام کا پیغام پہنچایا ۔

علماء کا بھی یہی فرض ہے کہ دل جتنے تالے ہو جائیں ، کام مخالفوں کے ہوں ، ماحول دنیا پرستوں کا ہو ، اعراض یقینی ہو ، تب بھی حق کی بات پہنچائیں اور نظام اسلام کے نفاذ کی کوششیں جاری رکھنا عین سنت رسولؐ اور تعلیمات نبویؐ کا تقاضا ہے ۔

حق کی باتیں ، سچائیاں سونا ہیں جو مٹی کے نیچے دب تو سکتا ہے مگر مٹایا نہیں جاسکتا ، باطل متعفن لاش ہے جس کو ہزار پالش کرلیا جائے اسکی حقیقت بدبودار رہے گی ۔ جھوٹ کو ہزار تاویلات کا لباس پہنایا جائے ، فریب کو جتنا حسین کر کے پیش کیا جائے حقیقت بین نگاہوں میں دھول نہیں جھونکی جاسکتی ــــــ اسی موقعہ پر جناب

اقبال احمد خان صاحب وزیر انصاف و پارلیمانی امور نے بہت کچھ کہا مگر حقیقت کب چھپائی جا سکتی ہے ۔ کچھ ایسا ہی منظر تھا۔ وصلِ درِ غیر کے انکار کے باوجود ، بوئے پیرہن اقرار پر مجبور کر رہی تھی ؎

تیرا وصل درِ غیر پہ کچھ شک نہیں لیکن
زبان کچھ اور بوئے پیرہن کچھ اور کہتی ہے

تفصیلات تو سینٹ سیکرٹریٹ کی رپورٹ میں موجود ہیں ۔ اجمالاً یہ کہ شریعت بل حکومت کیلئے گلے کا ہار بن گیا ، نہ لئے بنتی ہے نہ چھوڑے بنتی ہے ۔ شریعت بل کے ساتھ وزیر موصوف جو کچھ کرنا چاہتے تھے اس کا اندازہ اس سے لگایئے کہ بل کے محرک مولانا سمیع الحق صاحب کو سٹینڈنگ کمیٹی کی اطلاع تک نہیں دی گئی ۔ حالانکہ سینٹ کے قواعد کی رو سے جو بل کا محرک ہوتا ہے وہ کمیٹی کا بھی رکن ہوتا ہے ۔ یہی وجہ تھی کہ اسی روز سینٹ میں مولانا سمیع الحق صاحب نے جناب چیئرمین پر واضح کر دیا کہ :

" جمعرات کے روز چار بجے انہوں (وزیر اقبال احمد خان) نے میٹنگ بلائی اور قواعد اور روایات کے مطابق چونکہ میں اس بل کا محرک ہوں تو مجھے بھی سٹینڈنگ کمیٹی میں بلانا چاہیئے تھا حالانکہ مجھے اطلاع تک نہیں کی گئی کم از کم میری موجودگی تو وہاں ضروری تھی کہ اپنے شریعت بل کا تحفظ تو کر سکتا ۔ "

کتنا اہم معاملہ ہے اور شریعت بل کے محرک نے کس قدر اہم رپورٹ درج کر دی ہے ۔ مگر سینٹ سیکرٹریٹ کی رپورٹ پڑھ جایئے ۔

جناب حسن اے شیخ اور جناب چیئرمین حکومت کے وکیل صفائی بنے رہے ۔

خورشید احمد سینیٹر نے شریعت بل کے حق میں اور مولانا سمیع الحق صاحب کی رپورٹ پر دردانگیز تقریر کی ، مگر نتیجہ وہی نکلا جیسے نقار خانہ میں طوطے نے ترانہ گایا ہو ۔

جناب اقبال احمد خان کی کارکردگی اور شریعت بل کو ٹرخانے کا اندازہ بھی مولانا سمیع الحق صاحب کی تقریر کے اقتباس سے بآسانی لگایا جا سکتا ہے ۔ ایک موقعہ پر مولانا نے کہا :

جناب چیئرمین ! پوائنٹ آف آرڈر ! میں نے یہ مسئلہ ۲۳ تاریخ کو اٹھایا تھا ۔ اس وقت نہ کمیٹی تھی نہ میٹنگ تھی نہ اطلاع تھی جب اس میں یہ رد و کد ہوئی تو یہ سارا ڈرامہ راتوں رات میں اقبال احمد خان صاحب نے بنایا کہ قواعد کے اندر لایا جائے ۔

وزیر انصاف و پارلیمانی امور جناب اقبال احمد خان نے خوب پارلیمانی امور کے تقاضے سنبھالے ۔ ملت اسلامیہ پاکستان کے جمہور عوام کے دیرینہ اور قدیم مطالبہ نفاذ شریعت کس قدر ملحوظ رکھا ۔ پارلیمانی امور کے تقاضے کہاں تک پورے کئے اور عدل و انصاف کو کس قدر قائم کیا ۔ یہ حقیقت تو دس ماہ سے موصوف کے شریعت بل سے متعلق کردار

سے واضح اور نکھر کر سامنے آجاتی ہے۔ سینیٹر مولانا سمیع الحق صاحب نے ایوان میں اس موقعہ پر جو تقریر کی سینٹ سیکرٹریٹ کی رپورٹ (۱۰ دسمبر ۱۹۸۵ء) صفحہ ۶۹ سے اس کے چند ایک اقتباسات نقل کر دئے جاتے ہیں جس سے اسلامائزیشن کے عمل اور حکومت کے اصلی عزائم بھی کھل کر سامنے آجاتے ہیں۔

مولانا سمیع الحق صاحب نے فرمایا:

جناب چیئرمین صاحب! میرے احباب نے اور سارے ایوان نے الحمدللہ ایمانی جذبات کا ثبوت دیا ہے۔ میرے جذبات کی بھی ترجمانی کی ہے۔

جناب والا! پچھلے آٹھ سال سے تو خاص طور سے یہ سلسلہ جاری ہے۔ اور تین چار سال میں بھی اس سفر میں اسلام کی خاطر آپ کے ساتھ رہا ہوں۔ چار سال مسلسل کمیٹیوں، قرار دادوں، کمیشنوں اور کمیٹیوں در کمیٹیوں کا سلسلہ چلتا رہا وہ سب آپ حضرات کے سامنے ہے۔

میں خدارا! آپ کو عوام کے جذبات سناتا ہوں۔ بات بہت بُری ہے میرے بھی آنسو نکل گئے اور ان لوگوں کے بھی، میں سوات گیا تھا۔ میں آپ کو ایک مثال سناتا ہوں کہ کس حد تک آج اسلام مذاق کا ذریعہ بن گیا وہاں سوات میں کافی احباب بیٹھے ہوئے تھے اس کے قریب ایک گاؤں کے بارے میں ایک شخص نے قصہ سنایا۔ اسلام کا ذکر آیا تو اس نے کہا کہ ایک شخص جو کم بخت لادینی ذہن کا تھا، سیکولر ذہن کا تھا وہ بھرے بازار میں ایک مریل اور نحیف قسم کا گدھا کھینچتے کھینچتے لایا، گدھا مر رہا تھا، ہانپ رہا تھا۔ وہ کم بخت اس گدھا کو وسط بازار اور چوک پہ لاکر شور مچانا شروع کیا کہ یہ ضیاالحق کا اسلام ہے۔ اے لوگو! یہ اسلام بڑی تکلیفوں سے یہاں تک پہنچا ہے اسکو پانی دو اسکو چارہ دو۔ یہ واقعہ سن کر حاضرین رو پڑے کہ اسلام سے اس قدر مذاق کیا جارہا ہے۔ کیونکہ یہ ضیاالحق صاحب کا اسلام بھی آٹھ سال سے چلا آرہا ہے اور آج سینٹ میں اس کا جو حال ہو رہا ہے اور اسکی جو گت بنائی جا رہی ہے۔ یہ خدا کے غیرت و جلال اور غضب الٰہی کو دعوت دینے سے کسی طرح بھی کم نہیں۔ اگر ایوان نے ادھر توجہ نہ کی اور حکومت کا اسلام کے ساتھ یہ معاملہ جاری رہا تو یہ خدا کو بھی دھوکہ دینا ہے، اور مخلوق کو بھی۔ تو مجھے یقین ہے کہ نوّے دن کی تشہیر کے بعد بھی حسن اے شیخ صاحب ہم سے اسکی مزید توسیع مانگیں گے۔

اگر اسلامی نظریاتی کونسل کی ساری رپورٹیں جو کہ بڑی تحقیقات کے بعد سامنے آئی تھیں۔ ان پہ بڑی محنتیں ہوئیں ہم بھی چیختے رہے کہ ان کو کم از کم مشتہر کر دو۔ مگر آج تک اسکو کوئی اہمیت نہیں دی گئی، اسلام ایک خدائی قانون ہے، ایک جامع دین ہے۔ اس میں ایک لمحہ کی تاخیر بھی اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ پسند نہیں کرتے یہ دین چودہ سو سال پہلے مکمل ہو چکا ہے۔ اس کو اب ہم بنا نہیں سکتے اور نہ کسی کو بنانے کا اختیار ہے۔

تو خدارا! سینٹ کے پاس یہ اعزاز رہنے دیجئے شریعت بل کو بلا تاخیر منظور کر کے نافذ کرائیے اس میں مزید

ہیہ وغیرہ نہ کیجئے۔ اگر اب بھی شریعت بل (جو اسلام اور نظام شریعت کو جامع ہے۔) کے بارے میں عوام سے پوچھا جاتا ہے تو میں احتجاجاً اس معاملے پر واک آؤٹ کرتا ہوں اور اپنے ایماندار دوستوں سے بھی کہتا ہوں کہ وہ بھی میرے ساتھ واک آؤٹ میں شریک ہو جائیں۔

ایوان بالا سینیٹ میں شریعت بل کے محرک مولانا سمیع الحق صاحب کی مندرجہ بالا تقریر اور درد بھری آواز درحقیقت نظام شریعت کی مظلومیت کی ایک حیرت انگیز داستان ہے اور یہ ظلم غیر نہیں بلکہ اپنے اور اسلام کے دعویدار کر رہے ہیں

من از بیگانگاں ہرگز نہ نالم
کہ با من ہرچہ کرد آں آشنا کرد

حکومتی اور اکثریتی پارٹی کے عزائم نظام شریعت کے نفاذ کے بارے میں کھل کر سامنے آگئے ہیں۔ شریعت بل کے محرک مولانا سمیع الحق صاحب کی ایوان میں کی گئی تقریر کا ایک اور اقتباس ملاحظہ فرمائیے:

جناب چیئرمین! صرف ایک منٹ خدا کیلئے۔ یہاں مجھے جو خطرہ تھا، جو میرے خدشات تھے کہ شریعت بل کو ڈائنامیٹ کیا جائے گا۔ تو میں صرف آپ کے توسط سے اراکین سینیٹ کے سامنے وہ خدشہ پیش کرنا چاہتا ہوں کیونکہ وہ خدشہ سامنے آگیا ہے۔ یہ عبوری رپورٹ جو ہمارے سامنے ابھی تقسیم کی گئی ہے۔ اس میں تیسرا پیراگراف یہ ہے کہ جناب اقبال احمد خان وزیر انصاف و پارلیمانی امور نے کمیٹی کو مطلع کیا کہ قومی اسمبلی نے اس موضوع پر آئین میں ترمیم کیلئے ایک قرارداد منظور کی۔ اس قرارداد کو عملی جامہ پہنانے کے بعد شاید شریعت بل کی ضرورت بھی نہ رہے تو مجھے یہی خطرہ ہے کہ اس قرارداد کی آڑ میں شریعت بل کو ختم کیا جا رہا ہے۔

جناب اقبال احمد خان، جناب حسن اے شیخ اور سرکاری پارٹی کے ذمہ دار حلقوں کی شدید مخالفت اور سرتوڑ کوششوں کے باوجود شریعت بل بطور ایجنڈا شامل کر لیا گیا ہے۔ لاریب اس میں مولانا سمیع الحق صاحب اور ان کے رفیق قاضی عبداللطیف کی مساعی، ولولہ انگیز ترجمانی اور پرجوش کردار کا دخل ہے مگر اس سے بڑھ کر یہ شریعت کی اپنی صداقت اور نظام اسلامی کی اپنی کرامت ہے کہ شریعت بل اب جناب وزیر اعظم محمد خان جونیجو اور ایوان کے گلے کا ہار بن چکا ہے۔

قائد اعظم مرحوم کی مسلم لیگ سے اپنی نسبتوں کے دعوے کرنے والے اور قائد اعظم مرحوم کے پاکستان کو ان کے دیئے ہوئے خطوط پر چلانے کا دعویٰ کرنے والوں کا بھانڈا بھی اس وقت پھوٹ جاتا ہے جب ۲۶ جنوری ۱۹۸۶ء کی سینیٹ سیکرٹریٹ کی رپورٹ میں مولانا سمیع الحق کی تقریر سامنے آجاتی ہے۔ اقتباس ملاحظہ ہو۔ مولانا نے کہا:

جناب والا! مجھے جناب حسن اے شیخ کے اس مسئلے سے قطعاً اختلاف ہے کہ قائد اعظم پاکستان کو ایک مذہبی سٹیٹ نہیں بنانا چاہتے تھے۔ قائد اعظم کے اعلانات، بیانات، دعووں، تحریروں اور خطبات سب کی حسن اے شیخ

نے تردید کی ہے۔ حالانکہ قائد اعظم کا اعلان یہی تھا کہ یہاں قرآن و سنت کی بالادستی ہوگی اور اسی بنیاد پر بہت بڑی قربانیاں دی گئیں۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کا معنیٰ کیا۔ لا الٰہ الا اللہ۔

معلوم ہوتا ہے کہ حکومتی پارٹی نے نظریۂ پاکستان اور اسلامی نظام کے الفاظ رٹ لئے ہیں۔ قائد اعظم مرحوم کا نام لینا اور بات ہے۔ ان کے کام اور پیغام کو لیکر آگے بڑھنا اور بات ہے۔

دیکھا احسن اسے شیخ کی جرأت و بیباکی کو، مولانا سمیع الحق صاحب نے موقعہ پر تردید کر دی مگر اخبارات کے کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگی۔

ادھر لیفٹننٹ جنرل سعید قادر پر تول رہے تھے۔ کہ شریعت بل کے پہلوان نے ھل من مبارز کی صدا بلند کر رکھی تھی، جناب سعید قادر مبارزت کے لئے میدان میں اترے اور پوری قوم سے نفرین کا تمغہ حاصل کیا۔۔۔۔۔ شقاوت اور سعادت یہ ازلی تقسیم ہے جسکو چاہے سعادت کیلئے منتخب کر دے جسکو چاہے شقاوت کی صفات سے مالا مال کر دے ؎

قسمت کیا ہر ایک کو قسام ازل نے
جو شخص کہ جس چیز کے قابل نظر آیا

جنرل سعید قادر کے حصہ میں کیا آیا۔ ۲۶ جنوری کے سینٹ سیکرٹریٹ کی رپورٹ ص۵۹ میں ان کا چہرہ کھلی کتاب ہے۔ آپ بھی پڑھئے:۔۔۔۔ جنرل سعید قادر نے کہا:

"ہمارے آئین میں قرآن و سنت نافذ کرنے کے سارے اقدامات موجود ہیں۔ اس لئے اس بل کو دوبارہ لانے کی وجہ میری سمجھ میں نہیں آتی، اسکو رائے عامہ کیلئے مشتہر کر دیا جائے۔"

سینٹر مولانا سمیع الحق سمجھ گئے کہ ڈور کہاں سے ہل رہی ہے۔ اور جناب سعید قادر کس کی زبان سے بول رہے ہیں پوائنٹ آف آرڈر پر فوراً کھڑے ہو گئے اور فرمایا:

ہرگز نہیں، یہ محض ٹرخانا ہے، یہ بل سارے مراحل سے گذر کر یہاں تک آچکا ہے۔ اب کسی بھی توسیعی اور تاخیری حربے کو برداشت نہیں کیا جائے گا۔

جب سینٹ کے چیئرمین نے بھی جناب سعید قادر کا پلڑا بھاری کر دیا تو محرک شریعت بل مولانا سمیع الحق نے فرمایا:

ہو گا تو کچھ نہیں لیکن جنرل صاحب ثواب کمانا چاہتے ہیں تو کما لیں۔

نوابزادہ جہانگیر شاہ بھی خاموش نہ رہ سکے، مولانا سمیع الحق کی حمایت میں اراکین ایوان سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

ریفرنڈم میں اسلام چاہنا، اور نفاذ اسلام ہی کیلئے صدر کو ووٹ دینا، پوری قوم فیصلہ دے چکی ہے۔ اس پر

ب دوبارہ پوری قوم سے رائے لینے کی کیا ضرورت ہے۔ یہ چیز ریکارڈ میں موجود ہے۔ اگر آپ اسی ریکارڈ کا انکار رتے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ صدر کے الیکشن کا بھی انکار کرتے ہیں۔

مولانا سمیع الحق نے فرمایا:

اس بل کے بارے میں ایک بار لاکھوں افراد نے قربانی دے کر ۱۹۴۷ء میں رائے دی ہے۔ پھر ۱۹۷۷ء کی ظام مصطفیٰ کی تحریک میں لوگوں نے شہید ہو کر اور اپنے سر کٹوا کر رائے دی ہے۔ پھر ریفرنڈم کی شکل میں رائے دی ہے۔ جب عوام کی رائے سامنے آچکی ہے تو اب پھر دوبارہ ان سے پوچھنے کا کیا فائدہ۔

مولانا سمیع الحق اراکین ایوان کے اسلام و ایمان اور شریعت پسندی پر خوش فہمی میں مبتلا تھے۔ جناب یرمین سے مولانا نے خطاب کرتے ہوئے کہا: آپ رائے شماری کرائیں۔ میرے خیال میں اس میں حکومت کے اسلامی ظام کے دعووں کے پیش نظر سرکاری افراد بھی ہماری حمایت کریں گے۔ پتہ لگے گا کہ کون شریعت چاہتا ہے۔ اور کون ہیں چاہتا۔ مگر ایوان کے اراکین میں سے ۱۰ کے مقابلہ میں ۲۱ ارکان نے حکومت کے توسیعی اور تاخیری حربے کا ساتھ یا۔ اور تشہیر شریعت بل کے حق میں ووٹ دے دیا۔

یہی وہ موقعہ تھا جب سینیٹر مولانا سمیع الحق نے سینٹ میں اپنی تقریر کے دوران ایوان کو دارالکفر قرار دیا۔ جناب یرمین نے جب مولانا کے ان الفاظ کو کارروائی سے حذف کرنے کا فیصلہ دے دیا تب بھی آپ خاموش نہ رہے۔ اور ہا اگر دارالکفر میں آپ کو اعتراض ہے تو اس کے دارالنفاق ہونے میں کوئی شک نہیں۔

پیر پگاڑا اور دوسرے کئی ایک ارکان نے جب انہیں ادھر توجہ دلائی کہ دارالکفر میں تو آپ بھی موجود ہیں۔ تو لانا سمیع الحق نے کہا:

ہم یہاں ایمان اور اسلام کی شمع جلائے رکھیں گے۔ ہم یہاں اسلام کی دعوت لیکر آئے ہیں۔ ہم بزدل ہاں ان غیروں کے حوالے کر دیں۔ یہ خود ہمارے نبیؐ کی سنت ہے کہ انہوں نے دارالکفر میں اپنی محنت و تبلیغ سے ملاب لاکر دارالاسلام بنایا۔

ادھر آجکل ملک بھر میں شریعت بل کی دستخطی مہم اپنے عروج پر ہے۔ مگر اندازہ یہی ہے کہ دستخطی مہم کے بعد ارباب اقتدار شریعت بل کو مزید تاخیری حربوں کا شکار بنائیں گے۔

اب جبکہ لاکھوں اور کروڑوں افراد نے شریعت بل کی دستخطی مہم میں حصہ لیکر حکومت پر ایک بار پھر یہ واضح کر ہے کہ وہ کسی بھی قیمت میں نفاذ شریعت کے معاملہ میں تاخیر برداشت نہیں کر سکتے تو حکومت کا یہ اولین فرض ہے وہ جمہور اہل اسلام کا یہ دیرینہ مطالبہ پورا کر دے اور بلا تاخیر شریعت بل منظور کر کے نافذ کر دے۔

تاہم محرکین بل مولانا سمیع الحق اور قاضی عبداللطیف بھی پوری امت اور ملت کی طرف سے شکریہ کے مستحق

ہیں۔ انہوں نے حق کی بالادستی اور نفاذ شریعت کے بارے میں اپنی مساعی میں مزید اضافہ کر دیا ہے۔ پوری ملت کی دعائیں ان کے ساتھ ہیں نفاذ شریعت کے راستے میں مساعی اصل کامیابی اور دنیا و آخرت کی سرخروئی ہے۔

؎ شکست و فتح نصیبوں سے ہے ولے اے میر
مقابلہ تو دلِ ناتواں نے خوب کیا

بشکریہ ہفت روزہ چٹان لاہور

پاک شاہین
کنٹینرز سروس لمیٹڈ

پلاٹ نمبر ۲۴/ ۲۷ ٹمبر پونڈ، کیماڑی، کراچی

الحمدللہ

پاکستان میں یہ پہلا ٹرمینل جو نجی کاروباری شعبے میں قائم ہوا ہے۔
ملک کی درآمدات و برآمدات نہایت عمدہ کارکردگی کے ساتھ بذریعہ کنٹینرز عمل میں نقل ہوتے ہیں، جہاز راں کمپنیاں اور تاجر ہماری خدمات حاصل کریں،
کسٹم اور کراچی پورٹ ٹرسٹ کی تمام سہولتیں حاصل ہیں۔

تار کا پتہ "شاہین" کراچی
ٹیلیکس: ۲۷۱۹

فون:
۲۷۱۹۵۳ — ۲۷۱۸۴۰
۲۷۱۸۴۲ — ۲۷۱۳۵۴